زری پالیسی کمیٹی کے 12 جون 2023ء کو صبح دس بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
محترمہ سیما کامل	ڈپٹی گورنر (ایف آئی اینڈ آئی)
جناب محمد علی ملک	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری۔ قائم مقام

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 23ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 04 اپریل 2023ء کو منعقد ہونے والے گذشتہ اجلاس کے بعد معیشت کے اہم اظہاریوں میں پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ مزید برآں، کمیٹی کی معلومات کے لیے اسے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزوں اور تجزیوں سے آگاہ کیا گیا۔

2۔ حقیقی شعبے میں پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ عبوری قومی کھاتوں کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی میں 0.3 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 22ء کے لیے اس کی نظر ثانی شدہ شرح نمو 6.1 فیصد تھی۔ یہ سست رفتاری معاشی سرگرمی کے بلند تعدد کے اظہاریوں کے رجحانات سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 23ء میں سال بسال بنیادوں پر پیٹرولیم آئل اور لبریکینٹس کی فروخت میں 26.3 فیصد کمی آئی جبکہ سیمنٹ اور گاڑیوں کی فروخت میں بالترتیب 14.4 فیصد اور 48.6 فیصد کمی دیکھی گئی۔ مزید برآں، کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ جولائی تا مارچ مالی سال 23ء میں مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں 8.1 فیصد سکڑاؤ ہوا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ یہ سکڑاؤ وسیع البنیاد تھا اور برآمدی نوعیت کے شعبوں سمیت تمام اہم شعبوں کی پیداوار میں کمی درج کی گئی۔ کمیٹی کو زرعی شعبے میں پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ مالی سال 23ء کے دوران زرعی شعبے میں 1.5 فیصد کی نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جسے گندم اور گنے کی بمپر فصلوں کے ساتھ گلہ بانی کے شعبے میں بلند نمو سے فائدہ پہنچا، جس نے کپاس اور چاول کی فصلوں کو سیلاب سے نقصانات کی بڑی حد تک تلافی کردی۔

3۔ منظر نامے کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ موجودہ معاشی بے یقینی میں نمو کے امکانات کو مشکلات کا سامنا ہے۔ مجموعی زری سخت گیری اور دیگر اقدامات کے سامنے آنے والے اثرات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء میں معاشی بحالی محدود رہے گی۔ امکان ہے کہ زرعی شعبہ نمو کا بنیادی محرک رہے گا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ ناسازگار موسمی حالات کے علاوہ توقع ہے کہ زرعی شعبہ مالی سال 23ء کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھائے گا۔

4۔ عالمی محاذ پر یہ بات نوٹ کی گئی کہ بین الاقوامی مالی حالات میں بہتری آگئی ہے، جبکہ اجناس کی عالمی قیمتیں مزید معتدل ہوگئی ہیں۔ اس کے ساتھ کئی ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بظاہر بلند ترین سطح تک پہنچ چکی ہے اور اس میں اعتدال آنا شروع ہوگیا ہے۔ تاہم، قوزی مہنگائی ابھی تک بلند سطح پر ہے اور مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے لیے بیشتر ترقی یافتہ معیشتیں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتیں بدستور شرح سود میں اضافہ کررہی ہیں۔ مزید یہ تذکرہ بھی کیا گیا کہ مینوفیکچرنگ کی سرگرمی کمزور رہی اور خدمات کا شعبہ عالمی معاشی سرگرمیوں کے اہم محرک کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آیا۔ حالیہ مہینوں میں چند عالمی بینکوں کی نادہندگی کے باوجود گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے مارکیٹ میں سیالیت کے حالات میں بہتری آئی ہے۔ اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا کہ عالمی منڈیوں کی تغیر پذیری کم ہو کر وبا سے پہلے کی سطح پر پہنچ گئی ہے، جس سے عالمی معاشی امکانات میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔

5۔ پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن سے متعلق تازہ ترین پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے کہا گیا کہ تقریباً ستائیس مہینوں کے بعد مارچ اور اپریل 2023ء میں جاری کھاتے میں بالترتیب 750 ملین ڈالر اور 78 ملین ڈالر کا فاضل درج کیا گیا۔ بحیثیت مجموعی، جولائی تا اپریل مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 77.0 فیصد سکڑاؤ کے ساتھ 3.2 ارب ڈالر پر آگیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 13.7 ارب ڈالر تھا۔ اس کمی کو بنیادی طور پر سخت زری پالیسی اور طلب کم کرنے کی دیگر پالیسیوں کے سبب درآمدی حجم کے تیزی سے سکڑنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ جولائی تا مئی مالی سال 23ء میں درآمدات 29.2 فیصد کمی کے ساتھ 51.2 ارب ڈالر (پاکستان دفتر شماریات کے اعدادوشمار کے مطابق) پر آگئیں۔ اس کے ساتھ جولائی تا مئی مالی سال 23ء میں برآمدات 12.4 فیصد کمی کے ساتھ 25.4 ارب ڈالر پر آگئیں، جو گذشتہ برس کی زیر جائزہ مدت میں 28.9 ارب ڈالر تھیں۔ اس بات کا ذکر کیا گیا کہ بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کے حجم میں حالیہ مہینوں کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے مثبت اثر کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کا نتیجہ برآمدات کی مجموعی مالیت کے سکڑاؤ کی صورت میں نکلا ہے۔

6۔ مزید برآں، یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ مارچ 2023ء میں کارکنوں کی ترسیلات تیزی سے بڑھ گئیں لیکن پھر عید کے موسمی اثرات کی وجہ سے اپریل 2023ء میں کمی واقع ہوگئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ اب تک مالی سال 23ء میں ترسیلاتِ زر کی ماہانہ اوسط 2.3 ارب ڈالر رہی جبکہ مالی سال 22ء میں یہی اوسط 2.6 ارب ڈالر رہی تھی۔ اجلاس کو آگاہ کیا گیا کہ فروری 2023ء میں کیے گئے سروے میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے اگلے چھ ماہ کے دوران ترسیلات زر بھیجنے کے لیے جن باتوں کو اہم نکات قرار دیا ان میں ریئل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کے لیے مجموعی سیاسی اور معاشی ماحول، شرح مبادلہ کی نقل و حرکت، میزبان ملک کی مہنگائی اور آمدنی کی سطح شامل ہیں۔

7۔ کرنٹ اکاؤنٹ کے توازن کے مختلف اجزا کے حوالے سے بتایا گیا کہ مالی سال 24ء میں درآمدات میں مزید کمی متوقع ہے جس کی بنیادی وجہ اجناس کی قیمتوں میں متوقع اعتدال، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کے کم امکانات، زری سختی کے تاخیری اثرات اور شرح مبادلہ میں کمی ہے۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ شرح مبادلہ کے حالیہ سازگار ردوبدل سے برآمدات کو فائدہ ہوسکتا ہے جبکہ بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے سبب بالعکس اثرات بھی مرتب ہوسکتے ہیں۔ سیاسی اور معاشی غیر یقینی حالات کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات میں کمی کا امکان ہے۔

8۔ مالیاتی پیشرفت پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جولائی تا مارچ مالی سال 23ء کے دوران مالی خسارہ گذشتہ سال کے جی ڈی پی کے 3.9 فیصد کی نسبت جی ڈی پی کا 3.6 فیصد یعنی کم رہا اور بنیادی توازن میں جی ڈی پی کا 0.6 فیصد فاضل رقم آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں خسارہ 0.7 فیصد تھا۔ یہ بہتری کم زرِ اعانت اور گرانٹس کی وجہ سے غیر سودی اخراجات میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔

9۔ مزید برآں بتایا گیا کہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور درآمدات میں کمی کے دوران ٹیکس محاصل میں نمو ہدف سے کم رہی۔ جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 16.1 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 28.5 فیصد نمو کے مقابلے میں کم ہے۔ مزید برآں پیٹرولیم مصنوعات پر ڈیولپمنٹ لیوی بڑھنے سے جولائی تا مارچ مالی سال 23ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 25.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 14.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

10۔ زری مجموعوں سے متعلق پیش رفت پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حالیہ مہینوں میں زرِ وسیع (ایم 2) کی نمو میں تیزی آئی ہے، جس کی بنیادی وجہ حکومت کی میزانیہ قرض گیری بڑھنے کی وجہ سے بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں خاطر خواہ اضافہ ہے۔ اس کے برعکس بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگیوں کے علاوہ ساتھ غیر ملکی رقوم میں کمی کی وجہ سے سکڑتے رہے۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ نجی شعبے کے قرضے (پی ایس سی) کی نمو میں وسیع البنیاد سست روی دیکھی گئی۔ یہ قرضے 17.3 فیصد (1319.4 ارب روپے) کے مقابلے میں جولائی تا اپریل مالی سال 23ء کے دوران 3.7 فیصد (341.9 ارب روپے) بڑھ گئے، جس کی بنیادی وجہ قرضوں کی بلند لاگت، ضوابطی اقدامات اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی ہے۔

11- مہنگائی کے رجحانات اور پیشرفت پر تبادلۂ خیال میں بتایا گیا کہ عمومی مہنگائی مارچ کی 35.4 فیصد (سال بہ سال) اور اپریل کی 36.4 فیصد سے بڑھ کر مئی 2023ء میں 38 فیصد (سال بہ سال) ہوگئی، جس سے جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران اوسط مہنگائی بڑھ کر 29.2 فیصد ہوگئی یا جو گذشتہ سال اسی مدت میں 11.3 فیصد تھی۔ محسوس کیا گیا کہ مہنگائی میں اضافے کی بنیادی وجوہات یہ ہیں (i) توانائی کی سرکاری قیمتوں میں اضافہ، (ii) فنانس (ضمنی) بل 2023ء کے ذریعے نافذ کیے گئے ٹیکس اقدامات، (iii) شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات کی عوام کو منتقلی، (iv) رمضان کے موسمی اثرات اور (v) دورِ ثانی کے اثرات، خاص طور پر توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کے اثرات۔ یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ اگرچہ گذشتہ دو ماہ کے مقابلے میں مئی میں ماہ بماہ بنیاد پر مہنگائی کم ہوئی ہے، تاہم یہ اب بھی بلند ہے اور بین الصوبائی اور صوبوں کے اندر گندم کے آٹے کی نقل و حمل پر پابندیوں کے باعث ان کی قیمتوں سے وابستہ رسدی دھچکوں کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔

12۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مئی 2023ء کے دوران قوزی مہنگائی شہری علاقوں میں 20 فیصد اور دیہی علاقوں میں 26.9 فیصد تک بڑھ گئی ہے جبکہ اپریل 2023ء میں یہ شرح بالترتیب 19.5 فیصد اور 24.9 فیصد تھی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ بنیادی طور پر توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کے دورِ ثانی کے اثرات، مہنگائی کی بلند توقعات اور شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات کی عوام کو منتقلی قوزی مہنگائی میں کردار ادا کر رہی ہے جبکہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے طلب کا دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔

13۔ مہنگائی کے منظرنامے پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدد قیمتوں کے اعداد و شمار کے تازہ ترین رجحانات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران اوسط مہنگائی تقریباً 29 فیصد رہے گی۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مہنگائی عروج پر پہنچ چکی ہے اور ماسوا کسی بھی غیر متوقع دھچکے کے، سخت زری پالیسی مؤقف کے سبب کمزور ملکی طلب، دورِ ثانی کے ماند ہوتے اثرات، بلند اساسی اثر، کاروباری اداروں اور صارفین کی مہنگائی کی توقعات میں کمی نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں نرمی کی وجہ سے جون کے بعد سے مہنگائی میں کمی کا امکان ہے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ بیس لائن مہنگائی کا تخمینہ ان خطرات سے مشروط ہے، جیسے: (i) توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل؛ (ii) موسلا دھار بارش اور سیلاب کا وقوع پذیر ہونا؛ اور (iii) ناسازگار بیرونی پیش رفتیں۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

14۔ زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 20.72 فیصد رہا جبکہ ہدف 21.0 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازارِ زر کے سودوں کے سیالیت کے ادخالات میں اضافہ ہو گیا اور زری پالیسی کے جائزے کی مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کی واجب الادا اعانتی سیالیت کی خالص اوسط یومیہ سطح 8.1 ٹریلین روپے رہی جو گذشتہ ایم پی سی کی جائزہ مدت میں 6.8 ٹریلین روپے تھی۔ یہ غور کیا گیا کہ گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے دوران پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کے باوجود، پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع میں قبل ازیں مارکیٹ ردوبدل کی وجہ سے ثانیہ شرح میں معمولی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔

15۔ ابتدائی نیلامیوں میں مارکیٹ کی شرکت 3 ماہ کے ٹی بلز میں مرکوز رہی۔ حالیہ معین شرح (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز) کی ابتدائی نیلامیوں میں 3 سال سے زائد عرصے سے کوئی اجرا نہیں ہوا۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ رواں شرح پی آئی بیز میں شرکت میں بھی کمی آئی ہے۔

16۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ پاکستان یورو بانڈ کی یافتیں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ اسپریڈ بلند رہا جو معمول کی سطحوں سے بہت اوپر ہے۔

17۔ مزید برآں، اجلاس کو بتایا گیا کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے۔ آخر میں، یہ غور کیا گیا کہ حالیہ مہینوں میں روپے کی قدر میں کمی کو بنیادی طور پر جاری سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورت حال سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جبکہ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں خاصی مستحکم رہیں۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

18۔ اسٹاف نے کمیٹی کو جون مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے لیے پالیسی ریٹ کی راہ سے مشروط مہنگائی پر مبنی جائزوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس ضمن میں یہ بتایا گیا کہ مالی سال 23ء اور 24ء کے لیے حال ہی میں اعلان کردہ حکومتی اقدامات مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں تھوڑی بہت نظر ثانی پر منتج ہوئے۔

19۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ آگے چل کر مجموعی طلب میں سُست روی، جس کی عکاسی معاشی سرگرمیوں میں کمی اور طلب و رسد کے منفی فرق سے ہوئی، کے باعث مہنگائی میں کمی آئے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مجموعی طلب میں ہونے والی یہ کمی مسلسل مہنگائی اور مہنگائی کی بلند توقعات سے جنم لینے والی مہنگائی کی تلافی کر سکتی ہے۔

20۔ کمیٹی نے اپنے ہدف کی نسبت درمیانی مدت کی مشروط مہنگائی کی پیشگوئیوں اور درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد تک لانے کے لیے ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی شرح سود کی راہ پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی مناسبت پر گفتگو کی۔

21۔ اسٹاف نے خطِ بنیاد کے تخمینوں کے خطرات پر بات کرتے ہوئے مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے لیے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے متبادلہ مفروضوں کے تحت مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی امکانی صورت پیش کی۔

اسٹیٹ بینک سرویز کے حوالے سے زری پالیسی نتائج

22۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ سروے کی حالیہ لہر (مئی 2023ء) میں (اپریل 2023ء) کی لہر کی نسبت اعتمادِ صارف اور اعتمادِ کاروبار دونوں میں تھوڑی بہت بہتری آئی۔ مزید برآں، گھریلو اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات مزید کم ہوگئیں۔ اپریل 2023ء کی لہر کی نسبت مئی 2023ء میں اشیاسازی کے شعبے کے لیے پرچیزنگ منیجر انڈیکس میں بھی کمی آئی۔

23۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ کاروباری اداروں میں ملازمت کی توقعات میں بھی تھوڑی سی بہتری آئی۔

24۔ بعد ازاں، اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے علاوہ 'دیگر فورکاسٹرز سروے' کے نتائج اور درمیانی مدت میں مہنگائی کے تخمینوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں پیشگوئی کرنے والوں اور ماہرین کی اکثریت کو پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔

زری پالیسی پر غوروخوض اور فیصلے کا ووٹ

25۔ زری پالیسی کمیٹی نے 10 میں سے 8 ووٹ کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے 100 بی پی ایس کمی اور ایک رکن نے 25 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ 21 فیصد برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان–جون 2023ء منظور کیا جاتا ہے۔